جوہر الملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب مدظلہ

ذکر کے متعلق صوفیاء کرام کے اقوال

ذکر کے خصائص سے ہے کہ اس کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں۔ بلکہ کوئی ایسا وقت نہیں ہے کہ اس میں بندہ اللہ کا ذکر کرنے کے لئے مامور نہ ہو۔ خواہ ذکر فرض ہو خواہ مستحب۔ نماز اگرچہ اشرف العبادات ہے۔ لیکن بعض اوقات جائز نہیں ہوتی بخلاف ذکر کے کہ وہ ہر وقت جائز ہے۔ عام حالتوں میں ذکر قلبی ہی دائم اور ہمیشہ ہوتا ہے۔ اللہ نے فرمایا وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں؛ اور اپنے پہلوؤں پر بھی۔ استاذ ابوعلی دقاق سے پوچھا گیا۔ ذکر اتم ہے یا فکر۔ اس کے جواب میں شیخ ابوعبدالرحمٰن نے فرمایا میرے نزدیک ذکر اتم ہے۔ اس لئے کہ حق سبحانہ ذکر کی صفت سے موصوف ہے۔ فکر کی صفت سے موصوف نہیں اور وہ چیز اتم ہے جو حق تعالیٰ کی صفت ہونے کے لائق ہو۔ اور جو چیز اس شان کی نہیں وہ اتم نہیں۔ اس جواب کو استاذ ابوعلی دقاق نے نہایت پسند کیا۔ کتانی ایک بزرگ ہوئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اگر اللہ کا مجھ پر قرض نہ ہوتا تو میں اس سے بجز یعنی اس کی بزرگی کے پیش نظر ہرگز اس کا ذکر نہ کرتا۔ اس لئے کہ کیا میرے جیسا اس لائق ہے کہ وہ اللہ کا ذکر کرے۔ جس نے اپنے منہ کو کو ہزار قبول توبہ کے ساتھ دھویا ہی نہیں۔ ذکر کے خصائص سے ہے کہ اس کا مقابلہ ذکر سے کیا ہے۔ یعنی فرمایا ہے "کہ تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کرونگا" حدیث میں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اے میرے محبوب میں نے آپ کی امت کو وہ چیز دی ہے جو کسی امت کو نہیں دی۔ حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اے جبرئیل وہ کیا چیز ہے۔ جبرئیل نے کہا۔ یہ قول کہ تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کرونگا۔ یہ بات آپؐ کی امت کے سوا اللہ نے کسی امت کو نہیں فرمائی۔ کہا گیا ہے کہ ملک الموت جب ذاکرین کی روح قبض کرنے

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

کے لئے آتا ہے تو بغیر اجازت کے ان کی روح قبض نہیں کرتا: بعض کتابوں میں آیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے رب تو کہاں رہتا ہے۔ تو اللہ نے وحی بھیجی کہ مومن بندے کے دل میں رہتا ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایماندار بندے کے دل میں میرا ذکر رہتا ہے۔ گویا میں ہی رہتا ہوں: اپنے ذکر کے ساتھ اس لئے کہ حق تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ وہ کسی چیز میں ساکن ہو یا حلول کرے۔

ذوالنون نے فرمایا کہ ذکر۔ ذاکر کی ذکر سے غیبت کا نام ہے۔ یعنی ذکر میں ایسا ڈوب جائے کہ اس کو ذکر کا بھی پتہ نہ رہے۔ یعنی ذاکر ذکر کے حظ سے گذر کر مذکور سے محظوظ ہو:

عبداللہ ابن سہل نے فرمایا۔ نہیں کوئی دن مگر پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں۔ اے میرے بندے تو نے انصاف نہیں کیا۔ میں تمہیں یاد کرتا ہوں اور تو مجھ کو بھلاتا ہے۔ میں تجھ کو اپنی طرف بلاتا ہوں اور تو میرے غیر کی طرف جاتا ہے میں تجھ کو بلاؤں سے بچاتا ہوں اور تو میری نافرمانی کی طرف بھاگتا ہے۔ اے ابن آدم جب تو کل میرے پاس آئے گا تو تو کیا جواب دے گا؟

سلیمان دارانی نے کہا: جنت چٹیل میدان ہے۔ جب ذاکر ذکر میں شروع ہوتا ہے تو ملائکہ اس میں درخت لگانے میں لگ جاتے ہیں۔

بسا اوقات وہ ٹھہر جاتے ہیں تو ان کو کہا جاتا ہے

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

آہ مولانا حامد علی ملتانی و مولانا عبدالمنعم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہما

حضرت مولانا حامد علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان چند ہستیوں میں سے تھے جنکا علمی و عملی پایہ بہت بلند تھا۔ شریعت و طریقت کے امام و رہنما تھے۔ ملتان ان کے دم قدم اور ان کے انفاس قدسیہ اور توجہات روحانیہ سے دین اور علم و عرفان کا مرکز تھا۔ اگرچہ ماضی بعید میں علماء و اولیاء کے وجود سے ملتان بہت سے شہروں پر شرف رکھتا ہے۔ لیکن حال میں اس پُر فتن دور میں مولانا حامد علی خاں صاحب ہدایت کا روشن مینار اور علم و عمل کا بحر قلزم تھے۔ ان کے ہزاروں عقیدتمندان سے مستفید ہوتے تھے۔ علم و عمل اور ارادت و عقیدتمندوں کی دنیا میں بے تاج بادشاہ مانے جاتے تھے۔ گذشتہ ایام میں عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اسی طرح حضرت مولانا عبدالمنعم ہزاروی بھی جو علم و فضل کا آفتاب تھے دار دنیا سے انتقال فرما گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ان دو حضرات کی وفات پر مولانا صابر براری کراچی نے اشعار تعزیت لکھ کر ارسال کئے ہیں جو مادہ ہائے تاریخ کو شامل ہیں اور وہ رسالہ ہذا کے صفحہ ۹ پر درج ہیں۔ وہاں سے ملاحظہ فرمائیں۔

(غلام رسول گوھر)

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

انوار الصوفیہ رسالہ

حافظ پیر سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ محدث علی پوری نے 1901ء میں شروع کروایا تھا

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مہینوں کے رسالے موجود ہے

جنوری 1925	ستمبر 1937	جنوری 1940
نومبر 1940	اگست 1941	نومبر دسمبر 1952
اکتوبر 1963	جنوری 1964	اپریل 1978
مئی 1978	اگست 1978	مئی 1979
جون جولائی 1979	نومبر دسمبر 1979	جنوری 1980
مارچ 1980	جون جولائی 1980	اکتوبر نومبر 1980
مئی جون 1981	جولائی 1981	ستمبر 1981

انوار الصوفیہ کے رسائل فراہم کرنے پر

درگاہ قلندر علی پور فقیراں سے

ایڈوکیٹ علامہ علیجاہ حسن پیرزادہ نقشبندی مجددی

اور درگاہ کے جملہ اراکین کا مشکور ہوں

خدام اولیاء غلام شیخ معزالدین بختیار حسین جماعتی

marfat.com www.maktabah.org bakhtiar2k@hotmail.com

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق
ویب سائٹس، بلاگز، ویڈیو اور تصاویر کے لنکس

http://ameeremillat.org/	ویب سائٹس
http://ameer-e-millat.com/	ویب سائٹس
http://ameeremillat.com/	ویب سائٹس
http://www.haqwalisarkar.com/	ویب سائٹس
http://www.charaghia.com/	ویب سائٹس
http://www.scribd.com/bakhtiar2k	کتابیں
http://www.flickr.com/photos/34727076@N08/	تصاویر
http://www.flickr.com/photos/91889703@N07/	تصاویر
http://www.facebook.com/groups/alipurmureeds/	فیس بک پر پیر بھائیوں کا گروپ
http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009_06_01_archive.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://alipuri.blogspot.com/2009/06/about-pir-syed-jamaat-ali-shah.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://vimeo.com/user13885879/videos	ویڈیو
Youtbe: bakhtiar2k	ویڈیو
www.marfat.com	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.maktabah.org	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.fezanenaat.com	نعتیں ڈاؤن لوڈ کریں

www.ameeremillat.com www.ameeremillat.org

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

مقدمۂ تاریخ

از صابر براری کراچی

۱۴۰۰ ہجری

از پاکیزہ خیال صابر براری کراچی

۱۴۰۰ھ

"آہ مرجع کرم مولانا حامد علی خاں رام پوری"

۱۹۸۰ء

ہوگئے ہم سے جدا بے تاج کے وہ بادشاہ
تخرجہ کر آہ کا صابر ہے یہ سال وفات

"تاجدار بلدہ بزرگ ملتان"

۱۴۰۰ھ

تھے جو سرشار ولائے اہل بیت و پنجتن
"خلد میں حامد علی خاں ہیں بزرگ انجمن"

۱۹۸۶ - ۶ = ۱۹۸۰

دیگر در صنعت تضارب

حضرت حامد علی خاں راہی جنت ہوئے
اہل پاکستاں ہیں یوں درد والم سے بے قرار

کتنی آسانی سے صابر مل گیا سال وفات
آہ بحب نکلی ہے دل سے تین صد اور تیس بار

"آں بحر لطافت مولانا عبد المنعم ہزاروی"

۱۹۷۹ء

ایک ادیب دعالم دیں سوئے جنت چل دیے
ہیں کراچی سے ہزارہ تک احبا اشکبار

ترجمان اہلسنت کے تھے وہ نائب مدیر
دین کی تبلیغ میں معروف تھے لیل و نہار

تیس سالہ عمر ہی میں ہوگئے واصل بحق !!!
اتنی کم عمری میں بھی تھی انکی فضیلت آشکار !!

ہو عطا یا رب انہیں فردوس میں اعلیٰ مقام
دامن سرکار اقدس میں ہوں وہ روز شمار !

آئی طیبہ سے صدا صابر کہو سال وفات
"ہیں فروزان گہر مولانا منعم ذی وقار"

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

غلام رسول گوہر

آہ! محمد احمد؛ میرا پوتا جاتا رہا!

پھول تو دو دن بہار جاں فزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

میرا عزیز پوتا۔ میرے بڑے بیٹے برخوردار ضیاء احمد سلمہ تعالیٰ کا عزیز بیٹا بعمر ۶ سال بقضائے الٰہی مورخہ ۳۰ صفر المظفر مطابق ۱۹ جنوری بروز ہفتہ ایک شب بیمار رہ کر ہم سب کو داغ مفارقت دے گیا۔ اور عالم رنگ و بو سے اپنی فانی زندگی کے قریباً ۶ سال گذار کر عالم جاودانی کی طرف انتقال کر گیا۔ محمد احمد مرحوم اگرچہ ننھا سا بچہ تھا۔ مگر ہونہار بچہ تھا۔ شکل و صورت بھی پیاری تھی۔ ذہانت و فطانت میں بھی عام بچوں سے فائق تھا۔ دوسری جماعت کے شش ماہی امتحان میں اپنے سکول میں فرسٹ آیا۔ اساتذہ بہت خوش ہوئے اور انہوں نے ہمیں مبارکباد دی۔ اگر اللہ تعالیٰ اسے عمر طویل دیتا تو میرا یقین ہے کہ وہ دین میں بہت بڑا انسان ہوتا۔ اس کی عمر کا آخری جمعہ ہے۔ وہ چنگا بھلا ہے۔ یہ وہم و گمان نہیں تھا کہ یہ دن اس کی عمر کا آخری دن ہے۔ اور وہ چند ساعات کا مہمان ہے۔ جو رات کے چار بجے ختم ہو جائیں گی۔ میں چارپائی پر بیٹھے ہوئے قرآن کی تلاوت کر رہا تھا: سرہانے پر قرآن رکھا ہوا تھا۔ سرہانہ قطب کی طرف تھا؛ محمد احمد نے حیران ہو کر کہا آبا جی ادھر کعبہ تو نہیں: کعبہ تو ادھر ہے۔ آبا جی کعبہ کی طرف منہ کر کے قرآن پڑھا کرو۔ میرے بچے کا میرے ساتھ یہ آخری کلام تھا۔ اس کے بعد دادی نے کہا محمد احمد پیسے لے جاؤ اور حلوا پوڑی کھاؤ۔ ہر روز وہ دادی سے پیسے لے کر حلوا پوڑی کھایا کرتا تھا۔ مگر اس دن اس نے حلوا پوڑی نہیں کھایا۔ دادی کو کہا امی جان حلوا پوڑی بچے کھاتے ہیں۔ میں تو اب بڑا ہو گیا ہوں اس کی یہ رمز ہم نے اس وقت سمجھی جب وہ اللہ کو پیارا ہو گیا۔ میرے بچے کا اشارہ تھا کہ جس کی عمر پوری ہو گئی وہ بڑا ہو گیا۔ یعنی میں تو اب عمر کے آخر کو پہنچ گیا ہوں۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ بہت سے اپنے ہم عمر بچوں کو ساتھ لے کر میرے حجرہ میں آیا اور سب بچوں کو کہا تم میرے پیچھے صفیں باندھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ میں تمہیں نماز پڑھاتا ہوں۔ سب بچے صفیں

باندھ کر کھڑے ہو گئے اور خود سر پر ٹوپی رکھ کر آگے کھڑا ہوا اور پڑھنا شروع کیا۔ اس کی بڑی بہن ثروت بھی بچیوں میں تھی۔ اس نے کوئی بات کی۔ اس کی طرف مڑ کر کہا۔ ثروت نماز میں امام کے پیچھے بولا نہیں کرتے۔ اپنے مرنے سے چند ایام پیشتر اپنی والدہ کے ساتھ سیالکوٹ ننھیال گیا وہاں ایک کیسٹ میں اس کی آواز کو بند کیا گیا۔ اس نے کچھ باتیں کیں کچھ نظمیں پڑھیں اور دعا مانگی اور اخیر میں کہا کہ ابو جی میں چلا جاؤں گا اور آپ میری ٹیپ سنا کریں گے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس بچے کو جوار رحمت میں جگہ دے اور سب سوگواروں کو خصوصاً اس کے والدین کو صبر جمیل عطا کرے۔ بچے مرحوم کی تعزیت میں تبرکاً یادگار کے طور پر حضرت مولانا الحاج جوہر الملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ علی پور شریف کا مکتوب گرامی نقل کرتے ہیں جس سے ہمارے قلوب کو بہت تسکین حاصل ہوئی۔

مکتوب گرامی

مخلصم و محبم مجمع مکارم اخلاق حسنہ مولوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

عزیزم ضیاء احمد کے بچے کی فوتیدگی کے متعلق پڑھ کر افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ محمد احمد کو آپ سب کے لئے شفیع بنائے۔ بچے تو پیدا ہوتے ہی جوان ہونے ہیں۔ مگر قدرت خداوندی کے سامنے کسے دم مارنے کی مجال ہوتی ہے اور انسان کو سوائے صبر کے کیا چارہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ضیاء احمد کو اللہ تعالیٰ بچے کا نعم البدل عطا فرمائے۔ محمد احمد کی دادی صاحبہ اور اس کے والد اور والدہ اور باقی سب گھر والوں کے ساتھ میری طرف سے افسوس کریں۔ میں خود آکر فاتحہ خوانی کرتا مگر اسوقت بہت ہی مصروفیات ہیں جن کی وجہ سے معذرت قبول فرمائیں۔ انتہیٰ:

میرے چند احباب نے محمد احمد کی وفات پر میرے غم میں برابر کے شریک ہوتے ہوئے تاریخی اشعار لکھ کر ارسال فرمائے ہیں میں ان کا خلوص قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے اپنے اشعار میں ہمارے درد دل کی ترجمانی کی اور ہمارے لئے سکون قلب کا سامان مہیا کیا۔

جناب عبد الحمید نظامی ایڈیٹر دورِ جدید' سیالکوٹ کا مکتوب وارد ہوا۔ جس میں انہوں نے نہایت مؤثر اور لطیف الفاظ میں اظہار غم کیا اور ہمیں صبر جمیل کی تلقین کی اور اپنے اخبار میں اس خبر کو شائع بھی کیا۔ ایسے ہی جن دوستوں نے بذریعہ خطوط اظہار غم کیا ہے۔ میں ان سب احباب کا ان سطور کے واسطہ سے شکریہ ادا کرتا ہوں:

غم نصیب:
غلام رسول گوہر و
ضیاء احمد

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

قطعہ تاریخ

۱۴۰۰ھ

نیک بخت ازل محمد احمد سلمہٗ — ۱۴۰۰ھ

نونہال مولوی ضیاء احمد صاحب سلمہ اللہ — ۱۴۰۰ھ

نبیرۂ شیریں زبان الحاج مولانا گوہر صاحب — ۱۴۰۰ھ

سانحہ بیت الضیاء میں کیا ہوا؟
اٹھ رہا کیوں یہ آہوں کا دھواں
سب عزیزوں کیلئے اے دوستو!
لخت گوہر کا تھا جو لخت جگر
چل دیا ہے سب کو روتا چھوڑ کر
پانچ سالہ عمر بھی کچھ عمر تھی
تیرے والد۔ والدہ ہیں نوحہ خواں
اس کا مرہم وہ کہاں سے لائینگے
دادا، دادی ہوگئے غم سے نڈھال
تیرے نانا جان کو تا زندگی!!
غمزدہ اعجاز و فیاض و ریاض
ثروت و لاڈو تیرا منّا وقار
ہے عزیزوں کو یہ زخم خوں فشاں
روح فرسا ہے ہر اک گھر کا سماں
یاد آتے ہیں وہ منظر ہر گھڑی!
آج مسجد میں بھی تیری یاد ہے
سب عزیزوں کو خدایا صبر دے
میں بھی ہوں اس غم میں ان کا شریک

ہو رہی ہے کیوں یہاں آہ و بکا
ہر طرف ہے آج کیوں غمگیں فضا
کتنا غم انگیز ہے یہ سانحہ!!
جو گلستان ضیا کا پھول تھا!
آہ وہ پیارا۔ محمد احمد آہ
ہائے کتنی کمسنی میں چلدیا
گریۂ پیہم میں ہیں وہ مبتلا!
زخم سے جو انکا سینہ پھٹ گیا
ہائے ہائے کرتے ہیں وہ بابا
ہے تیری فرقت کا غم بے انتہا
اب کہاں پائیں بھتیجہ لاڈلا!
ڈھونڈتے ہیں اپنا بھائی چاند سا
غیر ممکن ہے ملے اس کی دوا
بن گیا ہر ایک گھر ماتم کدہ!!
تو جو ہنستا۔ گنگناتا۔ کھیلتا
مدرسہ بھی سونا سونا ہو گیا
اور ہو نعم البدل اس کا عطا
کیوں نہ پھر تاریخ غم کی سوچتا

ہے یہ صابر مصرعۂ تاریخ مرگ!!!!!
طفلِ آں جنت میں داخل ہو گیا!

صابر براری کراچی

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com

www.marfat.com, www.maktabah.org https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain bakhtiar2k@hotmail.com

اخبارِ آستانہ عالیہ علی پور شریف

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الحاج جوہر الملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم علی پور شریف ہیں۔ آپ کے برادرِ خورد حضرت مولانا الحاج خادم الملت پیر سید نذر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی بھی علی پور شریف اور دیگر صاحبزادگان بخیر و عافیت علی پور شریف ہیں۔ حضرت مولانا پیر صاحبزادہ اشرف حسین شاہ صاحب اپنے حلقہ کے چیئرمین منتخب ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا الحاج معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب ناظم تحریر دار العلوم شاہ جماعت قصور میں رونق افروز ہیں۔ استفادہ کرنے والے لوگ ہر روز جوق در جوق خدمت اقدس میں حاضر ہوتے ہیں۔

روضہ شریف کی تعمیر شروع ہے۔ کاریگر اور مزدور لگے ہوتے ہیں۔ حضرت معین الملت مدظلہ کی جدوجہد اور نگرانی میں بڑی تیزی سے کام ہو رہا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ علی پور شریف کے سالانہ عرس شریف تک روضہ شریف کی تکمیل ہو جائے گی۔

قارئین سے اپیل

قارئین رسالہ اور یارانِ طریقت کی خدمت میں التماس ہے کہ رسالہ "انوار الصوفیہ" حضرت امیر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رسالہ ہے اور ان کی یادگار ہے۔ میں نے اپنی کوشش اس کے جاری رکھنے میں صرف کر دی ہے۔ اس مہنگائی کے زمانہ میں اس کی قلیل اشاعت کے ساتھ اس کو جاری نہیں رکھا جا سکتا۔ جیسے بھی ہوتا ہے قرض اٹھا کر اس کو شائع کئے جا رہا ہوں۔ اب میں زیادہ قرض کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ اگر آپ کو اپنے پیر سے محبت ہے تو رسالہ کو جاری رکھنے کے لئے بطور امداد کے خطیر رقم حضرت جوہر الملت کی خدمت میں ارسال کریں۔ اور اس کی اشاعت کو بڑھانے کے لئے نئے خریدار بنائیں۔ رسالہ جو تاخیر سے دو ماہا شائع ہوتا ہے اس کی اصل وجہ یہ ہے۔

جو حضرات حضرت جوہر الملت کی خدمت میں رقوم ارسال کریں وہ دفتر انوار الصوفیہ کو اطلاع دیں۔ ان کے نام یہاں سے رسید جاری کی جائے گی۔

اعلان

مولوی عبداللہ قصوری کے رسالہ "ذکر جہر کا جواز" کا پوسٹ مارٹم کر لیا گیا ہے۔ عنقریب اس کا مسکت اور مدلل علمی دلائل سے مزین جواب شائع ہو رہا ہے۔ انتظار فرمائیں

www.ameeremillat.org www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.com